کفریہ بات سن کر اس سے توبہ نہ کروانے والے کا حکم

مجیب: ابو حفص مولانا محمد عرفان عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-3173

تاریخ اجراء: 10 ربیع الثانی 1446ھ / 14 اکتوبر 2024ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

اگر کوئی شخص، کسی کے سامنے کفریہ بات کہے، اور سننے والا اُسے کفر سے توبہ نہ کروائے، تو کیا اس دوسرے شخص پر حکم کفر ہو گا؟

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِكِ الۡوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الۡحَقِّ وَ الصَّوَابِ

کفریہ بات سن کر اس سے توبہ نہ کروانے والے پر حکم کفر تو نہیں، البتہ! بعض صورتوں میں کفریہ بات سن کر کفر سے توبہ نہ کروانا گناہ ہے، اور بعض صورتوں میں نہیں۔ اس کی تفصیل یہ ہے کہ:

جب سننے والے کو یقینی طور پر معلوم ہو کہ یہ بات کفریہ ہے جیسے کسی مستند سنی عالم دین کی رہنمائی اس کے متعلق موجود ہو، اور ساتھ ہی سننے والے کو اس بات کا بھی غالب گمان ہو کہ اگر وہ سامنے والے کو اس کفریہ بات سے توبہ کرنے کا کہے گا، تو وہ اس کی بات مان کر توبہ کر لے گا، تو اب اگر سننے والے نے اس کو کفریہ بات سے توبہ نہ کروائی، تو اس صورت میں توبہ نہ کروانے والا شخص ضرور گنہگار ہو گا، کیونکہ کفر سے توبہ کروانا، نہی عن المنکر یعنی برائی سے منع کرنے کے زُمرے میں آتا ہے اور نیکی کا حکم دینے اور برائی سے منع کرنے کے متعلق حکم شرعی یہ ہے کہ اگر سامنے والے کو غالب گمان ہو کہ اگر وہ اس کو سمجھائے گا، تو وہ اس کی بات مان لے گا، اور بری بات سے باز آ جائے گا، تو ایسی صورت میں سامنے والے کو اس برائی سے روکنا واجب ہو جاتا ہے، اگر نہیں روکے گا تو گنہگار ہو گا۔

ہاں! اگر معلوم ہے کہ سامنے والے کو بتائے گا تو وہ توبہ نہیں کرے گا تو ایسی صورت میں توبہ نہ کروانے والا شخص گنہگار نہیں ہو گا۔ البتہ! ایسی صورت میں اگر فتنے کا اندیشہ نہ ہو تو برائی سے روکنا افضل ہے۔

فتاوی ہندیہ میں ہے: ”ذکر الفقیہ في کتاب البستان أن الأمر بالمعروف علی وجوہ إن کان یعلم بأکبر رأیہ أنہ لو أمر بالمعروف یقبلون ذلك منہ ویمنعون عن المنکر فالأمر واجب علیہ ولا یسعہ

ترکه ولو علم بأکبر رأیه أنه لو أمرهم بذلك قذفوه وشتموه فترکه أفضل،۔۔۔ولو علم أنهم لا یقبلون منه ولا یخاف منه ضربا ولا شتما فهو بالخیار والأمر أفضل کذا في المحیط“ترجمہ:فقیہ نے کتاب البستان میں یہ ذکر کیا کہ نیکی کا حکم دینے کی کئی صورتیں ہیں:اگر نیکی کا حکم کرنے والے کو غالب گمان سے معلوم ہو کہ اگر وہ انہیں نیکی کا حکم کرے گا،تو وہ اسے قبول کرلیں گے اور بری بات سے رُک جائیں گے،تو اس پر نیکی کا حکم کرنا واجب ہے،اور اس کے ترک کی گنجائش نہیں،اور اگر غالب گمان سے معلوم ہو کہ اگر وہ انہیں کہے گا تو وہ اسے تہمت لگائیں گے اور برا بھلا کہیں گے،تو اب اس کا ترک افضل ہے،اور اگر معلوم ہو کہ وہ اس کی بات نہیں مانیں گے، (لیکن)ان سے،مارنے اور برا بھلا کہنے کا خوف نہ ہو تو اب اسے اختیار ہے،اور افضل نیکی کا حکم دینا اور برائی سے منع کرنا ہے،یونہی محیط میں ہے۔(فتاوی هندیة،کتاب الکراهیة،ج5،ص 353،352،دار الفکر،بیروت)

صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ بہار شریعت میں فرماتے ہیں:”امر بالمعروف یہ ہے کہ کسی کو اچھی بات کا حکم دینا مثلاً کسی سے نماز پڑھنے کو کہنا۔اور نہی عن المنکر کا مطلب یہ ہے کہ بری باتوں سے منع کرنا،یہ دونوں چیزیں فرض ہیں۔“(بہار شریعت،ج3،حصہ16،ص614،مکتبۃ المدینہ،کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.daruliftaahlesunnat.net
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net